بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جہات

عالم اسلام۔ لمحہ فکریہ

الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین. امابعد.

عالم اسلام اس وقت جن حالات کا سامنا کر رہا ہے۔ اور جس طرح غیر مسلم دنیا کے تیور بتا رہے ہیں آنے والا عشرہ ایک فیصلہ کن تصادم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جس میں کفر اور اسلام کا ٹکراؤ ناگزیر معلوم ہوتا ہے۔ اس تصادم نے بالاخر ہونا ہے کیونکہ خیر اور شر کی جنگ تو ناگزیر ہے۔ اور تاقیامت ہوتی رہے گی۔ سوال یہ ہے کہ اسلامی برادری نے اس تصادم سے نبرد آزما ہونے اور اس کے نتائج کو اپنے حق میں کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ اگر نہیں کئے تو کیا تمام اسلامی ممالک پھر غلامانہ زندگی بسر کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں؟ اسلامی برادری میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کفر واسلام کے تصادم میں مالی طور پر ممد و معاون ثابت ہوسکتے تھے۔ لیکن بڑی چال بازی سے عراق کویت جھگڑا کھڑا کر کے ان پر کفر (یہود و نصاری) نے غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ فلسطین میں اسلام اور کفر کے درمیان ایک لاحاصل طویل تصادم کے بعد یاسر عرفات کی پیرانہ سالی اور اضمحلالِ قوی کے باعث شاطران مغرب جنگ جیت چکے ہیں۔ اور یاسر عرفات اپنے تابوت میں خود آخری کیل ٹھونک چکے ہیں۔

ایران اور عراق ایک طویل جنگ کے سبب عسکری مہارت تو حاصل کر چکے ہیں لیکن جدید عسکری ٹیکنیک اور اسلحہ سازی میں کفر ان سے آگے ہے اور طویل جنگ نے ان کے معاشی نظام کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ مسلمان افریقی ممالک میں اسلامی تحریکات کو بڑی سختی

سے دبایا جارہا ہے۔ اور کفر کسی نہ کسی صورت میں وہاں بھی غلبہ حاصل کرنے کی تگ ودو کر رہا ہے برصغیر میں پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر وجود میں آیا پاکستان کی بنیاد میں اسلام اور جذبہ جہاد اسلامی موجود ہے اس لئے شروع سے ہی کفر نے اس ملک کو مٹانے کا پروگرام مرتب کیا اور بالکل ابتدائی ایام میں پاکستان کا سر یعنی کشمیر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستان سے الگ کردیا گیا اور اس میں ہندوستانی فوجیں داخل کروادی گئیں۔ بالکل ایک نوزائدہ ملک کو جنگ میں جھونک دیا گیا۔ کفر کی قوتوں کا خیال یہ تھا کہ لَاالٰہَ اِلَّااللّٰہ کی بنیاد پر وجود پذیر ہونے والی مملکت بننے سے پہلے ہی ختم کردی جائے۔ ہندوستان اپنی چار گنا زیادہ فوجی طاقت کے باوجود اسلامیان پاکستان کے جذبہ جہاد کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ سلامتی کونسل سے امن کی استدعا کرنے لگا اور کفر حیران تھا کہ یہ کیا ہوگیا۔ ایک مرتبہ پھر سب کفار سر جوڑ کر بیٹھے اور ایک سکیم تیار کی کہ پاکستان کو اقتصادی اور معاشی طور پر سنبھلنے نہ دیا جائے چنانچہ بڑی عیاری سے پاکستان کو ۱۹۶۵ء میں پھر جنگ میں دھکیل دیا گیا۔ اس مرتبہ بھی پاکستانی قوم کا جذبہ جہاد دیدنی تھا۔ ہندوستان صرف سترہ دن کی جنگ کی تاب نہ لاسکا اور سلامتی کونسل سے امن کا خواہاں ہوا۔ اس کے بعد انہی مہروں کو جو ۱۹۶۵ء کی جنگ کا سبب بنے تھے، استعمال کرکے ۱۹۷۱ء میں پاکستان کو دولخت کردیا گیا۔ اس کے باوجود پاکستان کے جذبہ جہاد نے افغان جہاد میں وہ رنگ دکھایا کہ اس سے ٹکرانے والی دنیا کی بہت بڑی قوت پاش پاش ہوگئی۔ لیکن پاکستان دنیا کے نقشہ پر موجود ہے۔ افغانستان آزاد اسلامی ریاست کی شکل اختیار کرچکا ہے۔ نہیں ہے تو وہ استعماری قوت نہیں جس نے افغانستان کے راستے پاکستان کو ختم کرنے کے خواب دیکھے تھے۔

اس ساری گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں میں جذبہ جہاد اس درجہ کا پایا جاتا ہے کہ اگر اسے صحیح استعمال کیا جائے تو یہ کسی بھی صورت میں دنیا کے بڑے بڑے ہتھیار داروں کے سامنے سرنگوں ہونے کی بجائے ان کو اپنے سامنے سرنگوں کرسکتا ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ملت اسلامیہ میں جذبہ جہاد پیدا کرکے اسے وہ باعزت مقام دلایا جائے جو اس کا حق ہے کیونکہ اللہ تعالی کی آخری کتاب میں یہ بات بڑی وضاحت سے بیان فرمادی گئی ہے کہ

انَّ العزّةَ للّٰہ ولرسُولہ وَللمُوٴمنینَ(۱)
وَاَنتُمُ الاعلَونَ ان کُنتُم مُوٴمنینَ(۲)
وَلَن یَجعَلَ اللّٰہ للکفرینَ عَلَی المُوٴمنینَ سَبیلًا (۳)

ان سب کھلی کھلی آیات کے باوجود مسلمان دنیا میں اس مقام عزت سے گر گئے ہیں جو ان کا منصب تھا۔

ماضی قریب میں اگر جھانک کر دیکھیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ کفر اور اسلام کے تصادم میں جب بھی مسلمان خالص جذبہ جہاد اسلامی کے تحت میدان کارزار میں اترے ہیں۔ تو کبھی بھی شکست سے دوچار نہیں ہوئے۔ بالخصوص جب ہم پاکستان کے حوالے سے دیکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ ہم چار مرتبہ حق وباطل کے تصادم سے دوچار ہوئے۔ صرف ایک مرتبہ قیادت کی بے کرداری نے ہزیمت سے دوچار کیا ورنہ کبھی بھی پاکستان نے میدان میں شکست نہیں کھائی اور یہی وجہ ہے کہ اب کفر مکمل طور پر پاکستان پر اپنی توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ باطل قوتیں پاکستان میں جو طریقہ کار اختیار کر رہی ہیں۔ اس میں حکومت کا عدم استحکام سر فہرست ہے۔ اور پاکستان کے طالع آزما سیاستدان اپنے بیرونی آقاؤں کے اشاروں پر اس ملک کی سیاست میں ایسی ابتری پیدا کر دیتے ہیں کہ کوئی بھی حکومت ملکی استحکام کیلئے کام ہی نہیں کر پاتی۔ عقل وخرد یہاں تک گروی ہو گئی ہے کہ نگران حکومت کا وزیر اعظم پاکستان بنانے کیلئے ورلڈ بینک کے تنخواہ دار کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں اور اس پر حزب اقتدار، حزب اختلاف، ملکی سالمیت کے محافظ اور وفاق پاکستان کی علامت صدر پاکستان اور سرحدوں کی پاسبان فوج سب اس درآمد شدہ شخصیت پر متفق ہو جاتے ہیں۔

پاکستان کی اقتصادی اور فوجی امداد بند کی گئی اور اس طرح اس کو معاشی بحران کی نذر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا۔ جب پاکستانیوں نے اس تمام بندش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خود

۱۔ منافقون آیت:۸
۲۔ آل عمران آیت:۱۳۹
۳۔ سورہ النساء آیت:۱۶۱

انحصاری کے منصوبے بنائے تو انہیں ایک ایسے سیاسی بحران میں مبتلا کردیا گیا جس کے نتیجے میں ایک ایسی کمزور حکومت وجود میں آئی جو کوئی بڑا قدم اٹھانے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔

ایٹمی صلاحیت: پاکستان پر دباؤ ڈالا جارہا ہے کہ وہ ایٹمی صلاحیت حاصل نہ کرے۔ مرحوم ذولفقار علی بھٹو سے لے کر اب تک ہمارے کئی حکمران اس دباؤ کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ پاکستان کے برعکس جنوبی افریقہ، اسرائیل اور ہندوستان پر ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے پر کوئی دباؤ نہیں۔ یہ صرف اس لئے کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے اور اسلام دشمنی کفر کے کردار کا حصہ ہے۔

کشمیر: بابری مسجد کی شہادت کے وقت ہم نے یہ بات لکھی تھی کہ عالم اسلام بھارت کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ بابری مسجد کو دوبارہ تعمیر کرے چونکہ عالم اسلام نے صرف کاغذی قرار دادیں پاس کیں اور بھارت پر کسی بھی قسم کا فوجی یا اقتصادی دباؤ اور ترک موالات وغیرہ کی کوئی عملی صورت پیدا نہ کی نتیجۃً درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی کرنے کیلئے بھارتی افواج نے اس مقدس درگاہ کا اب محاصرہ کیا ہوا ہے۔ کشمیر میں مسلمانوں کا بے دریغ لہو بہایا جارہا ہے۔ اور دنیائے اسلام کے مسلمان خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں۔ پاکستان کی حکومت اندرونی طور پر مستحکم نہ ہونے کی وجہ سے کسی ایسی پوزیشن میں نہیں ہے کہ کوئی فیصلہ کن قدم اٹھاسکے۔

یہ ساری صورت حال عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان کے کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ اور اس سارے مسئلے کا حل حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے تمام اراکین کیلئے مشترکہ کام ہے جس کیلئے عوام نے انہیں منتخب کرکے ایوان اقتدار میں بھیجا ہے۔

جمہوریت میں کوئی بھی چیز وراثت نہیں ہوتی۔ یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ پارٹی کا چیئرمین اگر کسی وجہ سے وزارت عظمی کا اہل نہیں تو اسے ضرور وزیراعظم بنایا جائے۔ پارلیمانی جمہوری طرز حکومت میں اکثریتی پارٹی کو یہ حق ہے کہ وہ اپنا قائد ایوان منتخب کرے لیکن ایک اسلامی ملک ہونے کے ناطے جبکہ آئین میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ کوئی بھی کام اسلام کے خلاف نہ ہوگا تو ضروری ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو قائد ایوان بنائے جو شرعی طور پر اس کا اہل ہو۔ حزب اختلاف ملک کے بہترین مفاد میں حکومت کو

مضبوط اور مستحکم کرنے کیلئے ملی مفادات کے کاموں میں غیر مشروط تعاون کا یقین دلائے اور آئین کے مطابق آئندہ انتخابات تک انتظار کرے۔ بلاوجہ حزب اقتدار پر تنقید کرنا اور حکومتی کاموں میں روڑے اٹکانا کامناسب نہیں۔ کفر کو یہ باور کرادیا جائے کہ پاکستانی بحیثیت قوم ایک ہیں اور مسلمان ہیں۔ کشمیر کے معاملے میں حکومت اور اپوزیشن کو متفقہ طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔اور اس معاملے میں حکومت تمام سیاسی جماعتوں کا اجلاس بلائے اور قومی اجماعی رائے حاصل کر کے اس پر عمل کرے۔

حافظ غلام حسین

قائم مقام ڈائریکٹر ریسرچ سیل

ISLAMIC LAW OF TORT

by

Dr. Liaquat Ali Khan Niazi

CAN BE HAD FROM

Research cell Dayal Singh Trust Library Nisbat Road, Lahore.